نئے ایمان و یقین کا سبق ، ذلت اور شکست کو فتح و کامرانی سے بدلنے کا سبق ، اور ذلت و نکبت کو "حقیقتوں" کے لبادۂ فریب میں نہ چھپانے کا سبق ۔ اگر عربوں نے ۱۹۶۷ء کے خطِ متارکۂ جنگ کے اس پار غصب شدہ زمینوں کو "حقیقتوں" سے بدلنے کی کوشش کی ہوتی تو آج فتح و کامرانی ، عزت و سرخروئی اور مجد و شرف میں عربوں کا یہ مقام نہ ہوتا ، غیور و جسور عربو ! آگے بڑھو ، وہ دیکھو نصرتِ خداوندی تمہارے قدم چومنے کیلئے بیتاب ہے ۔ الا ان نصر اللہ قریب ۔

ایک عارفِ ربانی کی وفات

۱۱ر شعبان ۱۳۹۳ھ مطابق ۹ر ستمبر ۷۳ء شب اتوار دس بجکر دس منٹ پر احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ایک ایسے خدا رسیدہ بزرگ کا وصال ہوگیا جنکی ساری زندگی اسلام کی بے لوث خدمت ، خلق اللہ کی رشد و ہدایت اور ارشاد و سلوک میں بسر ہوتی تھی ۔ افسوس کہ ظلمت ، مادہ پرستی اور طوفانِ خدا فراموشی کی ان تاریکیوں میں دوائے دل بیچنے والے بڑی تیزی سے سفرِ آخرت اختیار کرتے جا رہے ہیں ۔ اور دنیا خالی ہوتی جا رہی ہے ۔ عارف ربانی ملاذ الفقراء محب العلماء والساکین مولانا محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی مجددی کی رحلت بھی ان تاریکیوں میں اضافہ کا سبب بنے گی ۔ حضرت مرحوم اپنے وقت کے شیخِ طریقت خواجہ فضل علی قریشی مسکین پوری متوفی ۱۳۵۴ھ کے اجل خلفاء میں سے تھے ، جن کا روحانی سلسلہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ تک پہنچتا ہے ۔ ولادت ۱۲ر ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ بوقت تہجد بستی ڈھکوان احمد پور شرقیہ بہاولپور میں ہوئی وصال کے وقت عمر ۷۴ برس تھی وفات کے بعد چہرۂ انور اور جسم پر جنتیوں کی علامات نمایاں تھیں ۔ جنازہ احمد پور پڑھلنے کے بعد دوسرے دن خانیوال لایا گیا ۔ جہاں دوبارہ رات کے دس بجے جنازہ پڑھایا گیا ۔ اور رات کے دو بجکر پندرہ منٹ پر یعنی اس وقت آغوشِ لحد کے سپرد کر دیئے گئے جبکہ اس وقت زندگی بھر آپ مولائے حقیقی سے محو مناجات رہتے اور اپنے نالہ ہائے سحرگاہی کی شکل میں رفیقِ اعلیٰ سے ہمکلام ہوتے ۔

مولانا مرحوم کی ذات دیگر اکابر کیطرح شریعت و طریقت کی جامع تھی ، کمالِ اتباعِ سنت جو سلسلۂ نقشبندیہ کا وصفِ خاص ہے ، ہر ہر قدم پر ملحوظ رہا ۔ سنت کی مخالفت یا کسی منکر کو دیکھتے تو ضبط نہ کر سکتے ۔ نہ کسی مداہنت یا مصلحت بینی کے روادار ہوتے ، بلکہ بلا خوف لومۃ لائم ٹوکتے آپ کے ارد گرد دنیا پرستوں اور اہلِ جاہ و ثروت کا نہیں ، بلکہ زیادہ تر علماء طلباء فقراء مساکین حتٰی اور منکسر القلوب لوگوں کا ہجوم رہتا گویا وہ طبقہ علماء کے مرشد تھے ۔ اور خود ان لوگوں میں ایسے خوش رہتے جیسے ماہی بے تاب پانی میں تسکین پاتی ہے ۔ تمام اکابر دیوبند کے مداح اور گرویدہ تھے ، مگر شیخ الاسلام